اسلامیات (لازمی)	نہم 2018ء	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	(پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سورۃ الانفال میں کتنے گروہوں کا ذکر آیا ہے؟

جواب: سورۃ الانفال میں دو گروہوں کا ذکر آیا ہے: ایک ابوسفیان کا تجارتی گروہ، اور دوسرا ابوجہل کا جنگی گروہ۔

(ii) سورۃ الانفال میں تقویٰ کے انعامات بیان کیجیے۔

جواب: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے درج ذیل انعامات بیان ہوئے ہیں:

1- اللہ تمھارے لیے امرِ فارق پیدا کردے گا (ممتاز کردے گا)۔

2- اللہ تمھارے گناہ مٹادے گا۔

3- اللہ تمھیں بخش دے گا۔

(iii) سورۃ الانفال کے مطابق کفار کو کس نے قتل کیا؟

جواب: سورۃ الانفال کے مطابق کفار کو اللہ نے قتل کیا۔

فرمایا: ”تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انھیں قتل کیا۔“

(iv) معنی تحریر کیجیے: رِجْزَ الشَّیْطٰنِ۔ یُغَشِّیْ۔

جواب: رِجْزَ الشَّیْطٰنِ: شیطان کی نجاست یُغَشِّیْ: وہ ڈھانپ دیتا ہے

(v) کون سے لوگ جانوروں سے بدتر ہیں؟ ان کی دو صفات لکھیے۔

جواب: نافرمان اور کافر لوگ جانوروں سے بدتر ہیں۔ ان کی دو صفات یہ ہیں:

1- بہرے گونگے یعنی قوتِ گویائی سے محروم ہیں۔

2- سمجھ بوجھ نہیں رکھتے یعنی عقل وشعور سے محروم ہیں۔

(vi) سورۃ الانفال میں کن چیزوں کو فتنہ کہا گیا ہے؟

جواب : سورۃ الانفال میں مال اور اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے۔

(vii) قوم کی حالت بدلنے کے لیے اللہ کا قانون لکھیے۔

جواب : قوم کی حالت بدلنے کے لیے اللہ کا قانون درج ذیل ہے:

"یہ اس لیے کہ جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اسے نہیں بدلا کرتا۔" یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت خود نہ بدلنا چاہے اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا۔

(viii) جہاد سے کیا مراد ہے؟

جواب : جہاد سے مراد حق کی سربلندی، اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا، اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صَرف کرنا ہے۔

(ix) کتنے مومن ایک ہزار کافروں سے زیادہ طاقتور ہیں؟

جواب : سورہ انفال کے مطابق: سو مومن ایک ہزار کافر سے زیادہ طاقتور ہیں۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) حدیث شریف کے مطابق علم حاصل کرنا کن پر ضروری ہے؟

جواب : حدیث کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

(ii) خوش خلقی کے دو فوائد بیان کیجیے۔

جواب : خوش خلقی کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

1- خوش خلقی سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

2- خوش خلقی سے نفرتوں کو محبتوں میں بدلا جا سکتا ہے۔

(iii) اپنی قوم کی ناجائز مدد کے سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور اس کی دُم پکڑ کر لٹک

جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔"

(iv) قرآن مجید کس پر اور کتنے سالوں میں نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید حضرت محمد ﷺ قریباً تیئس (23) سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔

(v) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن مجید نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: "جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ قیامت کے دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہرے ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔"

(vi) ترجمہ کیجیے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

جواب: ترجمہ: "آج میں نے تمھارے لیے دین مکمل کر دیا۔"

(vii) کوئی عمل منافقت کب بنتا ہے؟

جواب: جب کسی عمل میں دلی چاہت اور قلبی میلان نہ ہو تو یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔

(viii) اطاعت رسول ﷺ کے بارے میں کسی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: "اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔"

(ix) مصارف زکوٰۃ میں عاملین اور غارمین سے کیا مراد ہے؟

جواب: عاملین سے مراد زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین ہیں، جو زکوٰۃ اکٹھی کرتے ہیں۔
غارمین سے مراد ہیں قرض دار لوگ، جو قرض ادا کرنے کے قابل نہیں، ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(حصہ دوم)

سوال 4: درج ذیل آیات قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: (4, 4)

(الف) وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

(ب) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ○

(ج) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

جواب: (الف) ترجمہ:

"اور جو شخص جنگ کے روز اس صُورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے ان سے پیٹھ پھیرے گا (تو سمجھو کہ) وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔"

(ب) ترجمہ:

"اور اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں اللہ ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔"

(ج) ترجمہ:

"اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (اللہ کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔"

سوال:5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1, 2)

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔

جواب: ترجمہ:

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔"

تشریح:

انسان کی فطرت میں نیکی یا بدی، دونوں کا شعور رکھا گیا ہے۔ اس لیے اسے چاہیے کہ وہ ارادہ اور اختیار کے باوجود بُرائی یا گناہ کے کاموں سے اجتناب کرے۔ دوسرا یہ کہ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ کے رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق ڈھال لے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو گویا وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس حدیثِ مبارکہ میں اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے: ''جس نے میرے نبی ﷺ کی اطاعت کی اُس نے گویا میری اطاعت کی۔''

سوال :6- زکوٰۃ کی مذہبی اور سماجی اہمیت بیان کیجیے۔ (5)

جواب : زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں: ''پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا۔''

اصطلاحِ شرع میں زکوٰۃ ایک ایسا رکن ہے، جو صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے کہ جب اس مال پر ایک سال گزر جائے۔

زکوٰۃ کی مذہبی اہمیت:

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجروثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال ہر قسم کے وبال اور خسارے سے محفوظ رہتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں اس کا حکم بار بار دہرایا گیا ہے۔

''اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔''

ترجمہ: ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔''

زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں بڑھوتری ہوتی ہے اور

اللہ تعالیٰ مال کو کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔ زکوٰۃ مذہب کا لازمی جزو ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کیا۔

زکوٰۃ کی سماجی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے۔ اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آ جاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور گردشِ دولت سے معاشرے کے افراد کی حالت بہتر ہوتی ہے۔

یا

قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ محبت کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ محبت:

ایمان کا تقاضا حضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ محبت کس طرح کی جا سکتی ہے؟ اس سوال کے جواب کے بارے قرآنِ مجید نے مختلف مقامات پر ہماری رہنمائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (الاحزاب:6)

ترجمہ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم مومنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔''

مومنوں کو اپنی جان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی محبت و اطاعت (آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی عزت و ناموس) میں سے کسی کا انتخاب کرنا پڑے تو اُن کو جان دے کر بھی محبت کا رشتہ برقرار رکھنا ہے۔ ایمان والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی محبت و اطاعت کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے دریغ نہ کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام کا ہر اعتبار سے لحاظ رکھا جائے۔ ارشادِ

باری تعالیٰ ہے:

لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ (الحجرات: 1)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔“

گفتگو میں سلیقہ، عمل میں مطابقت اور رویوں میں فرمانبرداری پیدا ہو گی تو تقویٰ کا حق ادا ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات جاننے کی کوشش کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں۔“

پھر فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی ایمان والا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اپنے آباء، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔“

اس سے معلوم ہوا کہ محبت کا تقاضا ہے کہ:

☆ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام رشتوں اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔

☆ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ آپ ﷺ کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند، ناپسند پر ترجیح حاصل ہو۔

☆ کسی قول و فعل میں رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ بڑھا جائے۔

☆ آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے۔

☆ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی ذات سے تعلق رکھنے والے ہر فرد اور ہر شے کا ادب و احترام کیا جائے۔